ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1, 2024

اسلامی تعلیمات اور پردہ: تحقیقی وتنقیدی جائزہ

Islamic Teachings and "Purda": A Creative and Critical Analysis

☆سید محمد حنیف آغا: پی ایچ ڈی ریسرچ اسکالر، فیکلٹی آف اصول الدین اسلامک انٹر نیشنل یونیورسٹی اسلام آباد
☆☆سید حیات اللہ: لیکچرر، شعبہ اسلامیات، یونیورسٹی آف لورالائی بلوچستان

Abstract

The article explores the nuanced and diverse perspectives on the practice of veiling in Islamic law. Investigating the roots of this tradition in the Quran and Hadith, the paper delves into the interpretations of modesty and privacy that underlie the concept of veiling. Acknowledging the variations in veiling practices among different Islamic traditions and cultures, the article highlights the dynamic nature of this aspect of Islamic law. It also examines the choices and motivations of Muslim women regarding veiling, considering it as both a religious expression and a cultural phenomenon. The article aims to foster a nuanced understanding of the ruling on veiling within the framework of Islamic jurisprudence, acknowledging the multifaceted nature of this practice and its implications in contemporary discussions surrounding religious identity and personal freedom.

ابتدائی تعارف وتمہید

دین اسلام فطری دین ہے اس میں حیا کو بہت زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔آپ ﷺ نے حیا کو ایمان کا حصہ قرار دیا ہے۔ نیز ہر دین کی ایک خصوصیت ہوتی ہے اور اسلام کی خصوصیت "حیا" ہے۔اس کو شرم وحیاء اور اخلاقی اقدار کا ذمہ دار سمجھا جاتا ہے۔ پردہ عورت کی آزادی اور وقار کا بھی ضامن ہے کیونکہ یہ عورت کی فطری ضرورت ہے۔ در حقیقت پردے کا مقصد خواتین کو تحفظ دینا ہے۔ پردہ عورت کی حیاء، عفت اور عصمت کو برقرار رکھنے میں اہم کردار کا حامل ہے۔اسلام نے مسلم معاشرے میں عورت کے مقام کو جس انداز میں بیان کیا ہے اس کی مثال ملنا مشکل ہے۔

پردے کا مفہوم

پردے کو عربی زبان میں حجاب کہتے ہے حجاب کا معنی ہے مانع ہونا، ایسی چیز جو دو چیزوں کے درمیان رکاوٹ ہو، چھپانا، اور پردہ کرنا، ستر کے معنی میں بھی آتا ہے۔ فقہی اصطلاح میں خواتین کے شرعی پردے کو کہا جاتا ہے۔[1] شرعی حوالے سے پردے سے مراد ان تمام اعضاء کو ڈھانپنا ہے جس کو نا محرم مردوں سے چھپانا عورت کے ذمے فرض ہے۔اس حوالے سے چہرے کو دوسرے اعضاء پر فوقیت حاصل ہے کیونکہ چہرہ ہی اصل محل فتنہ وفساد ہے اور عورت کی طرف میلان پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔[2]

پردے کا حکم

---

[1]-الانصاری ابن منظور، **لسان العرب**، (بیروت: دار لکتب العلمیۃ، 1414ھ) ج: 2، ص:680

[2]-ام انس، **ستر وحجاب اور خواتین**، (لاہور: دار الکتب السلفیہ، 2010ء) ص:10

علامہ مخدوم ہاشم ٹھٹوی رحمۃاللہ علیہ اپنی کتاب سیرت سید الانبیاء میں لکھتے ہے کہ سنہ چار ہجری ذوالقعدۃ کے مہینے میں اُم المؤمنین زینب بنت جحش رضی اللہ تعالی عنہا کی دور نبوت میں شادی کے دن مسلمان خواتین کے لئے پردہ کا حکم نازل ہوا۔ بعض علماء کا قول ہے کہ پردے کا حکم سنہ دو ہجری میں نازل ہوا ہے۔[3]

پردہ کی اہمیت وفضیلت قرآن کریم کی روشنی میں

قرآن مجید میں پردے کے حوالے سے متعدد آیات موجود ہیں۔

سورۃ الاحزاب میں اللہ تعالی کا فرمان ہے۔

يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ ذَلِكَ أَدْنَى أَنْ يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا [4]

ترجمہ: اے نبی کریم علیہ صلاۃ وسلام اپ اپنی ازواج مطہرات اور اپنی صاحبزادیوں اور مسلمان عورتوں کو حکم دے کہ اپنے اوپر اپنی چادروں کے پلو لٹکا کیا کرو یہ زیادہ مناسب طریقہ ہے تاکہ وہ پہچان لی جائیں اور نہ ستائی جائیں اللہ تعالی مہربان اور بخشش کرنے والا ہے۔

ان آیات کی تشریح میں علامہ ابن جریر طبری کا قول ہیں

"لا تشبھن بالاماءفی لباسھن اذا ھن خرجن من بیوتھن لحاجتھن فکشفھن شعورھن ووجوھن ولکن لیدنین من جلا بیبھن لئلا یعرض لھن فاسق ،اذا علم انھن حرائر باذی من قول"[5]

ترجمہ: جب مسلمان عورتیں اپنی حاجت یا ضرورت کی وجہ سے گھروں سے باہر آئیں تو اپنی لونڈیوں کے لباس میں ان سے مشابہت کرتے ہوئے اپنے بالوں اور چہروں کو کھلا نہ رکھیں بلکہ اپنے اوپر چادر کو لٹکا لیا کریں تاکہ پتہ چلے کہ وہ آزاد عورتیں ہیں اور فساق کے شر اور فتنہ سے محفوظ سکیں۔

سورۃ النور میں اللہ تعالی کا فرمان ہے

"وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ" [6]

---

[3]- ٹھٹوی، مخدوم ہاشم، **سیرت الانبیاء**، (لاہور: مظہر علم، 2000ء) ج:2، ص:351

[4]- القرآن:33:95

[5]- طبری، محمد ابن جریر، **جامع بیان فی تاویل القرآن**، (بیروت: دار الکتب العلمیۃ، 1412ء) ج:9، ص:202

[6]- القرآن:24:31

ترجمہ: اور اے نبی کریم علیہ صلاۃ وسلام کہہ دیجیے مؤمن عورتوں سے کہ وہ اپنی نظروں کو نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت ظاہر نہ کریں سوائے اس کے کہ جو خود بخود ظاہر ہو جائے اور اپنی چادروں کے پلو اپنے سینوں میں ڈال لیا کریں اور اپنی زینت کو کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں سوائے اپنے شوہروں کے سامنے -

مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ معارف القرآن میں لکھتے ہیں کہ خمر خمار کی جمع ہے خمر اس کپڑے کو کہتے ہیں جو عورت سر پر استعمال کریں اور اس سے گلا اور سینہ بھی چھپ جائے جیوب جیب کی جمع ہے جس کا معنی ہے گریبان چونکہ زمانہ قدیم سے گریبان سینہ ہی پر معمول ہے اس لئے جیوب کے چھپانے سے مراد سینہ کا چھپانا مقصد ہے-

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہے۔

خمار اس کپڑے کو کہتے ہیں جس سے عورت اپنے چہرے کو چھپاتی ہے [7]

سورۃ النور میں اللہ تعالی کا فرمان ہے:

"وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا يَرْجُونَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ أَنْ يَضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجَاتٍ بِزِينَةٍ وَأَنْ يَسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَهُنَّ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ" [8]

ترجمہ: اور بوڑھی عورتوں میں سے وہ جو کہ شادی کی امید نہیں رکھتیں ان پر کوئی پابندی نہیں ہے کہ وہ اپنے زائد کپڑے اتار دے اس حال میں کہ وہ زینت ظاہر نہ کرنے والی ہوں اور اگر وہ محفوظ ہو کر رہیں تو یہ ان کے حق میں بہت زیادہ بہتر ہے اور اللہ تعالی سننے اور جاننے والا ہے۔

اس آیات مبارکہ کے حوالے سے معمر خواتین کے لئے اجازت کی گنجائش رکھی گئی ہے کہ وہ اگر اپنی زائد کپڑے مثلا جلباب وغیرہ اتار دیں اور ان کا چہرہ بھی نمایا نظر آجائے تو ان پر کوئی حرج نہیں اس شرط کے ساتھ کہ وہ عورتیں بوڑھی ہو چکی ہوں جو اولاد پیدا کرنے کی بھی قابل نہ ہو جلباب سے مقصد نقاب ہے جو کہ دوپٹے کے اوپر لیا جاتا ہے اس آیات مبارکہ میں ثیاب سے مراد زائد کپڑے ہیں-

امام بغوی رحمہ اللہ اس آیت (فليس عليهن جناح ان يضعن ثيابهن) کی تفسیر میں لکھتے ہیں-

"يعنى بضعن بعض ثيابهن وهى الجلباب والرداء الذى فوق الثوب والقناع الذى فوق الخمار فاماالخمار فلا يجوز وضعه" [9]

ترجمہ: امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہے کہ کپڑے اتارنے سے مراد یہ ہے کہ وہ اپنے بعض کپڑے اتار رکھیں اور جلباب وہ چادر ہے جو کہ کپڑوں کے اوپر ہوتی ہے یا وہ نقاب جو کہ دوپٹے کہ اوپر ہوتا ہے جہاں تک دوپٹے کا تعلق ہے اس کا اتار نا جائز نہیں ہے۔

پردہ کی اہمیت وفضیلت احادیث نبوی کی روشنی میں:

7- خزیمہ، محمد بن اسحاق، **صحیح ابن خزیمہ**، کتاب الحج باب: اباحۃ تغطیۃ المحرمۃ وجھھا من الرجال، (لاہور: اسلامی اکادمی، 2000ء) ج:4، ص:427

8- القرآن: 60:31

9- البغوی، محمد الحسین بن مسعود، **تفسیر بغوی** (بیروت: دار الکتب العلمیۃ، س ن)، ج:4، ص:499

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1, 2024

یہاں پردے کے حوالے سے چند صحیح احادیث پیش کی جاتی ہیں جو پردے سے متعلق ہیں۔

"عن عائشة رضی الله تعالی عنها قالت كن نساء المئومنات يشهدن مع رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة الفجر متلفعات بمروطهن ثم ينقلبن الى بيوتهن حين يقضين الصلاة لايعرفهن احد من الغلس"[10]

اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے وہ کہہ رہی ہے کہ مئومن عورتیں نبی کریم علیہ صلاۃ وسلام کے ساتھ فجر کی نماز میں شرکت کرتی تھیں اس حالت میں کہ انہوں نے اپنی جسم کو چادروں سے ڈھانپ کیا ہوتی تھیں پھر وہ نماز کے بعد اپنے گھروں کو واپس لوٹ اتی تھیں اور اندھیرے کی وجہ سے ان کو کوئی پہچان بھی نہیں ہوتی تھی۔

اس حدیث سے ہمیں اندازہ ہوا کہ نبوت کے زمانے میں جب کوئی مسلمان عورتیں کسی کام سے گھر سے باہر نکلتی تھیں تو اپنے سارے جسم کو ایک بڑی چادر میں ڈھانپ لیتی تھیں۔

"عن عبدالله بن مسعود رضی الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المراة عورة فاذا اخرجت استشرفها الشيطن" [11]

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا عورت تو پردے کی چیز ہے جب عورت گھر سے باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کو جھانکتا ہے۔

اس حدیث مذکورۃ میں عورت کے لیے عربی کا لفظ "عورۃ" استعمال کیا گیا ہے جس کا مطلب ہے چھپانے کی چیز اس کا مطلب یہ ہوا کہ عورت کا سارا جسم "عورۃ" ہے جس کا ڈھانپنا عورت کے ذمے لازمی اور شرعی امر ہے۔ شیخ محمد صالح المنجد اس حدیث کی تشریح میں لکھتے ہیں کہ امام ترمذی کی یہ حدیث صحیح ہے اور اس حدیث میں یہ حکم واضح اور صاف ہے کہ عورت کو نامحرم مردوں سے اپنا چہرہ چھپانا چاہیے۔[12] (11)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کے لئے پردہ لازمی ہے اسلامی احکامات کا بھی یہی حکم ہے کہ عورت کے لئے باپردہ ہونا ضروری ہے جو عورت باپردہ ہو پھر لوگوں کا میلان اس عورت کی طرف نہیں جاتا ہے اگر عورت بے پردہ ہو تو شیطان بھی اور انسان بھی دونوں جھانکتے ہیں۔

عن اسماء بنت ابی بكر رضی الله تعالى عنها قالت كنا نغطى وجوهنا من الرجال وكنا نمتشط قبل ذلك فى الاحرام [13]

ترجمہ: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالی عنھا سے روایت ہے وہ فرماتی ہے کہ ہم مردوں سے اپنے چہروں کو ڈھانپ لیتی تھیں اور ہم حالت احرام میں کنگھی بھی کیا کرتی تھیں۔

---

[10]- البخاری، محمد بن اسماعیل، **الجامع الصحیح**، ح:578 (لاہور: ضیاء القرآن، س ن) ج:1، ص:210

[11]-الترمذی، ابو عیسی محمد، **سنن ترمذی**، ح:1174، (لاہور: اسلامی کتب خانہ اردو بازار، س ن) ج:1، ص:418

[12]-المنجد، شیخ محمد بن صالح، **فتنہ خواتین اور اُن سے بچنے کی تدبیریں قرآن وحدیث کی روشنی میں (مترجم)** (لاہور: لمکتبہ الکریمہ، 2017ء) ص: 11

[13]-النسیابوری، محمد بن عبداللہ امام حاکم، **المستدرک علی الصحیحین** (لاہور: اشتیاق پرنٹرز، 2010ء)، ج:1، ص:454

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1, 2024

اس حدیث مذکورہ سے معلوم ہوا کہ پردہ کا حکم عام ہے تمام مؤمن عورتوں کے لئے یہ حکم خالص ازواج مطہرات کے ساتھ مقید نہیں ہے جب حالت احرام میں یہ حکم ہے تو بغیر احرام میں پردے کا بطریقہ اولیٰ حکم ہے۔

"عن عائشة رضي الله عنها قالت يرحم الله نساء المهاجرات الأول لما أنزل الله [وليضربن بخمرهن على جيوبهن] شققن مروطهن فاختمرن بها"[14]

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ اللہ تعالی نے اپنے پہلی ہجرت کرنے والی مہاجر عورتوں پر رحم کریں جب یہ آیت نازل ہوئی تو انہوں نے اپنی چادر کو کاٹ کر ان سے دوپٹے بنا کر اپنے چہروں کو ڈھانپ لیا۔

علامہ ابن حجر عسقلانی نے مذکورہ حدیث کی اس طرح تشریح کی ہے۔

کہ بی بی عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کا قول (فاختمرن بها) کا مراد اور مقصد یہ ہے کہ انہوں نے اپنی چہروں کو چھپالیا۔

مذکورہ حدیث میں بھی پردے کی طرف اشارہ کیا گیا جو کہ بی بی عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کا قول بھی ہے کہ جب پردے کی آیت نازل ہوئی تو ہم نے اپنے چہروں کو چھپالیا مطلب اس پر عمل کیا اور غیروں سے پردہ کیا۔

پردے کی اہمیت وفضیلت کے حوالے سے صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم اور تابعین کے رائے

حضرت فاطمہ بنت منذر رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے۔

"عن فاطمة بنت المنذر رضى الله تعالى عنها قالت كنا نخمر وجوهنا و نحن محرمات و نحن مع اسماء بنت ابى بكر صديق رضى الله تعالى عنه "[15]

ترجمہ: بی بی فاطمہ بنت منذر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ہم احرام کی حالت میں اپنے چہروں کو ڈھانپ لیتی تھیں اور اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہ بھی ہمارے ساتھ ہوا کرتی تھی۔

اس حدیث مذکورہ سے معلوم ہوا کہ حالت احرام میں بھی عورت کے لیے چہرے کا ڈھانپنا لازمی ہے جب احرام کی حالت کا یہ حکم ہے تو بغیر احرام کا تو بطریقہ اولی پردہ کرنے کا حکم ہے۔

"روى ابن عينيه عن اسماعيل بن ابى خالد قال اخبرتنى امى واختى انهما دخلتا على عائشة رضى الله عنها فسا لتا ها كيف تخمر المراة وجهها فاخذت اسفل خمارها فغطت به وجهها" [16]

ترجمہ: ابن عینیہ اسماعیل بن ابی خالد سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میری والدین نے مجھے بتایا کہ وہ دونوں بی بی عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس گئیں اور عورت کے پردے کے بارے میں ان سے سوال کیا کہ عورت اپنے چہرے

---

[14]-البخاری، محمد بن اسماعیل، **الجامع الصحیح**، ح:4758 (کراچی: الطاف اینڈ سنز، 2008ء)، ج:2، ص:1325

[15]-الا صبحی، مالک بن انس، **موطاامام مالک**، ح:16، (لاہور: فرید بک اسٹال اردو بازار، 1983ء)، ج:2، ص:288

[16]-النمری، محمد ابن عبد البر، **الاستذکار**، (بیروت: دار الکتب العلمیۃ: س ن)، ج:11، ص:48

کو کیسے ڈھانپے؟ تو بی بی عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے ان کی چادر کا نچلا حصہ پکڑا اور اس کے ساتھ اس چادر سے چہرے کو ڈھانپ لیا
۔

اس حدیث مذکورہ سے معلوم ہوا کہ پردہ کرنے کا کیا طریقہ ہے بی بی عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے پردہ کا طریقہ بھی بتادیا کہ پردہ کس طرح کرنا ہے اور اسکا طریقہ کار کیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ پردہ کا مطلب چہرے کو ڈھانپنا ہے جیسا کہ حدیث میں اس کی طرف اشارہ کیا گیا۔

حضرت عبیدہ سلیمانی کا قول

امام محمد بن سیرین رحمۃاللہ نے حضرت عبیدہ سلمانی سے اللہ تعالی کا فرمان یدنین علیھن من جلابیبھن کے بارے میں دریافت کیا کہ اس پر عمل کرنے کا کیا طریقہ کار ہے؟ انہوں نے خود چادر اوڑھ لی اور بتایا کہ اپنی پیشانی اور ناک اور ایک آنکھ کو چھپا کر صرف ایک آنکھ کھلی رکھیں۔[17]

اس سے اندازہ ہوا کہ پردے میں چہرے کا ڈھانپنا لازمی ہے جیسا کہ عبیدہ سلمانی نے طریقہ کار بتادیا کہ پردے میں پیشانی اور ناک اور ایک آنکھ کا ڈھانپنا لازمی ہے آج کل دیہات میں اکثر عورتیں اسی طرح پردہ کرتے ہیں۔

فقہاکے نظر میں پردے کا شرعی حکم

امام ابن عابدین رقم طراز ہے:

"وتمنع المراة الشابة من كشف الوجه بين الرجال لا لا نه عورة بل نخوف الفتنة" [18]

ترجمہ: نوجوان عورت کو مردوں کے سامنے کھلا چہرہ رکھنے سے منع کیا جایئگا اس وجہ سے نہیں کہ چہرہ عورت کے ستر میں داخل ہے بلکہ فتنے اور فساد کی ڈر سے یہ طرز اور طریقہ اختیار کیا جائے گا۔

اس سے معلوم ہوا کہ بے پردگی سے فتنے اور فساد پھیلنے کا خوف ہے کیونکہ بے پردہ عورت کو سب غلط نگاہ سے دیکھتے ہیں لیکن پردہ دار عورت کو کوئی بھی غلط نگاہ سے نہیں دیکھتے ہیں نہ پردہ دار عورت کی طرف کسی کا میلان ہوتا ہے۔

علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

"وقدحكى ابوعبيدة وغيره انهاتدنى من فوق راسهافلاتظهرالابعنيهاوان جنسه النقاب فكن النساء ينتقبن"[19]

ترجمہ: ابوعبیدہ وغیرہ نے ہمیں بتایا کہ عورت اپنے جلباب (چادر) کو اپنے سر سے لٹکائے اور اپنی ایک آنکھ کے علاوہ اپنے جسم کا کوئی حصہ ظاہر نہ کریں اور اس کی حکم میں نقاب بھی شامل ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ پردے میں سر کا ڈھانپنا بھی لازمی ہے چہرے کے ساتھ ساتھ صرف ایک آنکھ کھلی رکھنے کی اجازت ہے پردے میں عورت کے لئے یہ حکم ہے۔

---

[17] - قادری، مولانا محمد جلال الدین، **احکام القرآن**، (لاہور: ضیاء القرآن پبلی کیشنز، س ن)، ج:3، ص:45

[18] -، شامی علامہ ابن عابدین ا، **ردالمحتار علی درالمختار**، (بیروت: دار المعرفۃ ،1420ھ)، ج:2، ص: 92

[19] -النمیری، عبدالحلیم بن عبدالسلام، **فتاوی ابن تیمیہ** (ہندوستان: دار العلم ممبئی، س ن)، ج:22، ص:1011

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1, 2024

پردہ شرعی یا رواجی

اسلام میں اصل پردہ شرعی ہے رواجی پردہ مقصد نہیں ہے مطلب یہ ہے کہ جس پردے کی طرف شہوت ابھرے یا غلط نظر لپکیں وہ پردہ نہیں ہے بلکہ پردے کے نام پر بے پردگی ہے اسلامی احکامات پر عمل کرنے کا ایک ہی صورت ہے وہ یہ کہ ایسا کھلا برقعہ ہو جس میں پورا بدن ڈھانپ رہے یا ایسی موٹی چادر ہو جو ٹخنوں کے نیچے تک ہو بدن سے چپکے اور اس میں ایک آنکھ سے راستے کی طرف دیکھا جائے یا دونوں آنکھوں کو اس طرح کھولا جائے کہ راستہ نظر آئے لیکن سامنے والے کو آنکھیں نظر نہ آئیں نامحرموں کے علاوہ قریبی رشتہ داروں سے بھی پردے کی تاکید ہے شوہر کے عزیز و اقارب سے بھی اسلام نے پردے کا حکم دیا ہوا۔[20]

اس سے پتہ چلا کہ پردہ کا حکم شرعی ہے قرآن اور حدیث نے پردے کے حوالے بہت ہدایات دی ہے پردہ کا رواج سے کوئی تعلق نہیں نہ پردہ رواج ہے بلکہ پردے کا تعلق اسلام سے ہے اور یہ اسلام کا حکم ہے اور پردہ اسلامی شعار میں سے ہے اسلامی احکامات میں رواج کا کوئی دخل نہیں بلکہ پردہ اللہ تعالی کا حکم ہے۔

شرعی پردہ کی اہمیت و فضیلت

پردے کا رواج قدیم زمانے سے چلا رہا ہے قدیم یونان کی عورتیں بہت ہی حسین و جمیل تھیں ان کی عادت تھی کہ گھر سے باہر نکلتے وقت اپنے چہروں کو اپنے دامن یا کسی خاص اوڑھنی سے ڈھانپ لیا کرتی تھیں فنیقیہ کی عورتیں سرخ پردہ استعمال کیا کرتی تھیں بادشاہ عولیس کی بیوی بنلاپ ہمیشہ پردہ اوڑھتی تھی شہر شیب کی عورتوں کا ایک خاص قسم کا پردہ ہوا کرتا تھا جس میں آنکھوں کے سامنے دو سوراخ ہوا کرتے تھے تاکہ وہ آسانی کے ساتھ راستہ دیکھا جا سکے تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ عموماً عورتیں اپنے چہروں اور سروں کو ڈھانپ کرتی تھیں اسلام کے ظہور قدسی کے وقت عورت اخلاقی حیثیت سے حد درجہ گری ہوئی تھی عرب قوم میں شروع ہی سے پردے کا اہتمام تھا اسلام نے عورتوں کو منظر عام پر ظاہر ہونے سے منع کیا اور ان کو اپنے گھروں کو زیب و زینت بخشنے کا حکم دیا اسلامی احکامات اور آثار سے کہیں بھی یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اسلام نے پردہ کے بارے میں تشدد سے کام لیا ہو جیسا کہ ہم ان ممالک میں مشاہدہ کرتے ہیں جہاں اسلامی تعلیمات کی کمی ہے اسلامی احکامات عورت کی شان میں نہایت صریح ہے جو اس کی عزت افزائی کو برقرار رکھنے اور اس کو بے حرمتی و ایذا رسانی سے محفوظ رکھنے کی طرف خاص توجہ دلاتے ہے۔[21]

پردہ چہرے کا یا جسم کا

بعض آزاد خیال لوگوں کا سوچ ہے کہ پردہ جسم کا ہے چہرے کا نہیں لیکن یہ غلط سوچ ہے قرآن نے جس پردے کی طرف اشارہ کیا ہے وہ جسم اور چہرہ دونوں پر مشتمل ہے قرآن نے لفظ (جلابیبھن) استعمال کیا ہے جلابیب کا معنی ہے سر سے لے کر پاؤں تک پورے جسم کو ڈھانپنا ہے دور نبوی میں عورتیں جلباب استعمال کیا کرتی تھیں تاکہ عورت کے چہرے کو اس طرح منظر عام پر نہ ہو جائے جو فتنے کا سبب ہے حرام سے بچنے کے طریقوں میں

---

[20]- طورو، مفتی محمد اسماعیل، **حوا کے نام**، (راولپنڈی: دالافتاء جامعہ بنوریہ، 2015ء)، ص: 144

[21]- دیدات، شیخ احمد، **اسلامی نظام زندگی قرآن اور عصری سائنس کی روشنی میں**، (لاہور: عبداللہ اکیڈمی، 2010ء)، ص: 418

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1, 2024

ایک طریقہ پردہ بھی شامل ہے قرآن کریم میں اللہ تعالی کا فرمان ہے کہ پاک دامنی اختیار کرو پاک دامن بنو اور عصمت اختیار کرو لیکن معاشرے میں پردہ کو بہت کم لوگ اہمیت دیتے ہیں آج کل بے پردگی کا ایک سیلاب بہہ رہا ہے اس کی بنیادی وجہ یہ کہ ہم نے شرعی حکم پردے کا ہم نے چھوڑ دیا ہے۔[22]

اس سے اندازہ ہوا کہ معاشرے میں عریانی اور فحاشی کا جو سیلاب بہہ رہا ہے وہ در حقیقت ہم نے پردے کا جو شرعی حکم ہے وہ ہم نے نظر انداز کیا ہے اس وجہ سے عریانی فحاشی عروج پر پہنچ گئی اور معاشرے میں بگاڑ آگئی معاشرے میں بے حیائی کا ایک طوفان ہے۔

بد نظری اور پردہ

خلوت میں راز و نیاز اور کلبوں میں ڈانس تو دور کی بات ہے اللہ تعالی نے تو نامحرم عورتوں کو دیکھنے اور نظر بازی سے بھی منع کیا اور حکم دیا کہ اے ایمان والے مردوں اور عورتوں اپنی نظریں نیچی کر رکھے لیکن آج کل تو یہ پوزیشن ہے کہ بد نظری کا مرض بہت عام ہے تانک جھانک کا وباء بہت عام بیماری ہے جس میں عوام اور خواص سب اس بیماری میں مبتلا ہے۔[23] مقصد یہ کہ یہ بد نظری اور ان کی خرابیاں کی اہم وجہ بے پردگی اور فحاشی و عریانی ہے جب معاشرے میں پردہ ختم ہو جائے اور بے پردگی کا بازار گرم ہو جائے تو اس کا نتیجہ تو صحیح نہیں ائے گا اور لوگ گناہوں میں مبتلا ہونگے۔

بے پردگی بے شمار گناہوں کا ذریعہ

بے پردگی ایسا گناہ ہے کہ یہ بہت بے شمار گناہوں کا زریعہ بنتا ہے آج کل جتنے جنسی گناہ ہیں اس میں بے پردگی کا عمل دخل ضرور شامل ہے۔
بے پردگی اور بد نظری یہ دونوں مل کر مردوں اور عورتوں کو بے شمار اور مختلف گناہوں میں مبتلاء کرتے ہیں۔ جس سے دنیا بھی برباد اور آخرت بھی برباد ہو جاتی ہے اس وجہ سے شریعت نے مردوں کو بد نظری سے اور خواتین کو بے پردگی سے منع کیا مردوں کو حکم دیا کہ وہ اپنی نظروں کی حفاظت کریں اور کسی نامحرم خواتین کے ساتھ تنہائی میں نہ بیٹھیں اور بلا ضرورت عورتوں سے باتیں نہ کریں۔[24]

مطلب یہ ہوا کہ جنسی گناہوں کا جڑ بے پردگی فحاشی اور عریانی ہیں بے پردگی کے ساتھ بد نظری لازم و ملزوم ہے اس وجہ سے شریعت نے مردوں کو بد نظری اور عورتوں کو بے پردگی سے منع کیا جب پردہ ہو پھر تو بد نظری نہیں ائیں گی کیونکہ پردے میں عورت کا چہرہ ڈھانپا ہوتا ہے اگر کوئی عورت بے پردہ ہو جائے تو لوگوں کا میلان تو ہو گا۔

برقعہ کی سادگی

اس وجہ سے عورت کو حکم دیا ہوا ہے کہ جب وہ گھر سے باہر نکلے تو پردے میں نکلے اور پردہ بھی ایسا نہ ہو کہ دوسرے اس کو دیکھتے رہیں آج کل کی نوجوان لڑکیاں برقعے بھی کرتی ہیں وہ بھی کڑھائی والے برقعے اور بہت خوبصورت برقعے اوڑھتی ہیں لیکن پردے کا جو مقصد اور حکم ہے اس پر عمل نہیں ہوتا جب پردہ کرتا ہے تو پردے کا کیا مطلب کہ ایسے برقعے پہنیں کہ جس کی طرف دیکھنے کو طبیعت نہ کریں جوان لڑکیاں جب گھروں سے نکلیں گے تو سادہ برقعے پہن کر نکلے تا کہ کسی کی نظر اس پر نہ لگ جائے۔[25]

---

[22]- عثمانی، مفتی محمد تقی، **اصلاحی خطبات** (کراچی: میمن اسلامک پبلشرز، 2005ء)، ج:15، ص:211،208

[23]- شیخوپوری، مولانا محمد اسلم، **ندا منبر و محراب**، (کراچی: المنہل یونورسٹی، 2014ء)، ج:2، ص:292

[24]- سکھروی، مفتی عبدالروف، **اصلاحی بیانات**، (کراچی: میمن اسلامک پبلشرز، 2005ء) ج:5، ص:49

[25]- نقشبندی، پیر ذوالفقار صاحب، **خطابت فقیر** (فیصل آباد: مکتبۃ الفقیر، 2012ء)، ج:19، ص:138

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1, 2024

مفہوم یہ ہوا کہ عورتیں پردہ بھی ایسا کریں تاکہ دوسرے کو نظر نہ آئیں چادر باریک نہ ہو نہ زیادہ کڑھائی والا ہو بلکہ سادہ اور موٹا چادر ہو جو سر سے لے کر پاؤں تک پورا جسم ڈھانپ لے اور اس میں چہرہ بھی ڈھانپ ہو مطلب جتنا بھی ہو سکے برقعہ سادہ اور موٹا ہو اس میں پھر لوگوں کا میلان کم پڑ جائے گے اور عورت محفوظ ہو جائی گی۔

چادر اوڑھنے کا طریقہ کار

خمار لغت میں اس چادر کو کہتے ہیں جس کو عورت اپنے سر پر اوڑھ لیتی ہے علماء نے بیان کیا ہے کہ سر سے لے کر سینے تک اس طرح ڈالا جائے کہ جسم کے ابھار اور زینت کے مقامات پر نظر نہ پڑے چادر کو پیچھے کی طرف نہ ڈالے جس سے سینے کی ابھار ظاہر ہو دور جاہلیت کے زمانے میں یہ رواج تھا اور اسلام نے اس طریقہ کار کو منع کیا اسلام نے یہ حکم دیا کہ قمیص کے اوپر دوپٹہ اس طرح ڈالا جائے کہ پوری پردہ پوشی ہو سکے۔[26] شریعت نے پردے کے ساتھ ساتھ پردے کا استعمال کا طریقہ کار بھی بتایا کہ پردہ کس طرح اوڑھنا ہے اور کہاں تک اوڑھنا ہے جسم کے کونسے اعضاء کو چھپانا ہے جاہلیت کے زمانے میں خواتین چادروں کو بطور رواج پیچھے اوڑھ لیتی تھی اسلام کے ظہور کے بعد اسلام نے اس پر پابندی لگائی۔

خلاصہ بحث

قرآنی آیات، احادیث مبارکہ اور فقہی عبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ پردہ عورت کی عفت اور عصمت میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ پردہ انسداد فحاشی اور عریانی کا ذریعہ ہے۔ یقیناً معاشرے میں بے حیائی عریانی فحاشی کا ایک اہم سبب بے پردگی ہے قرآن اور حدیث نے پردے کے حوالے سے واضح احکامات دی ہے۔ قرآن میں باقاعدہ پردے کے حوالے سے آیتیں نازل ہوئی ہیں جن میں مؤمن عورتوں کے لیے صاف صاف اور واضح احکامات دی ہے۔ مسلمان عورتوں کے لیے پردہ لازمی ہے احادیث نبوی میں پردے کے حوالے سے احکامات موجود ہے اسی طرح شریعت نے عورت کی وقار اور عزت کو پردے کے ساتھ خاص کیا ہوا ہے کہ جب عورت پردہ کریں گے تو اس کی عزت محفوظ ہو نگی۔ اسلام نے پردے کو عورتوں کی عزت اور زیور قرار دیا ہے۔ عورت کی وقار پردے میں ہے اسلام نے عورت کو کیا مقام دیا ہے اور موجودہ معاشرے نے عورت کو کیا مقام عطاء کیا ہوا ہے اسلام نے عورت کی عزت کو پردے کے ساتھ مخصوص کی ہے معاشرے کی بگاڑ کی ایک اہم وجہ بے پردگی اور نامحرم لوگوں کے ساتھ اختلاط بھی ہے پردہ وہ صحیح ہے جو شرعی اصول کے مطابق ہو رواجی یا برائے نام پردہ یا زیب وزینت کے لیے پردے کا اسلامی احکامات سے مخالف ہے۔ جس پردے میں ستر پوشی نہ ہو شرعی اصول کے مطابق نہ ہو وہ پردہ نہیں ہے۔ پردے کی روح ستر ہی ہے تاکہ نامحرم لوگوں کی نظر نہ پڑ جائے۔ اسی طرح عورت کا کفن بھی پانچ ہے پردے کی وجہ سے۔ اسی طرح حالت احرام میں بھی پردہ شرط ہے عورت کا معنی اور مفہوم بھی پردہ ہے -اسلام نے پردے کا باقاعدہ طریقہ بھی بتایا کہ کونسا پردہ اسلامی ہے اور کونسا پردہ رواجی ہے۔ اصل میں اسلامی پردہ وہ ہے کہ جس میں عورت کا تمام جسم چھپ جائے اس میں عورت کا کوئی حصہ ظاہر نہ ہو—

[26]-ندوی، مفتی محمد ظہیر الدین، **اسلام کا نظام عفت وعصمت** (کراچی: دار المعارف، س ن)، ص: 351